سوال

(180)ایک فرضی مسئلہ کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص مرگیا اورباپ، ایک بیٹی، ایک حقیقی بھائی، ایک حقیقی بہن اورچند پدری بھائی چھوڑگیا، اس کی میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ (عبداللہ ا۔ حائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ترکہ دوحصوں میں تقسیم ہوگا۔ آدھا بیٹی کےلیے فرضی حصہ اور آدھا باپ کےلیے فرضی اور تنصیصی (حصہ فرضی اور باقی بطور عصبہ) اور بہن بھائیوں کےلیے کچھ نہیں۔ کیونکہ وہ اہل علم کے اجماع کی رو سے باپ کی موجودگی میں محروم ہیں۔ لیکن اگر متوفی کے ذمہ قرضہ ثابت ہو تو ورثہ کی تقسیم سے پیشتر اس کی ادائیگی کی جائے گی۔ پھر جو کچھ بچ رہے، وہ مذکورہ وارثوں میں تقسیم ہوگا۔

اسی طرح اگر میت نے کوئی شرعی وصیت کی ہو اور وہ زیادہ سے زیادہ ایک تہائی یا اس سے کم ہو تو ورثاء میں ورثہ کی تقسیم سے پیشتر ترکہ سے اس کا نکالنا بھی واجب ہے۔ میت کو یہ حق نہیں کہ وہ ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور اس نے زیادہ کی وصیت کی ہو تو وہ صرف مکلف اور نیک ورثاء کی رضامندی سے ہی نافذ ہوسکتی ہے۔ ورنہ زائد حصہ نافذ نہ ہوگا اور وارثوں میں تقسیم سے قبل قرضہ اور وصیت کی ادائیگی پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ الی ان قال سبحانہ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ

''اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے برابر ہے۔۔۔تا آنکہ فرمایا۔۔۔یہ تقسیم وصیت کے بعد ہوگی جو میت نے کی ہو۔ یا قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی۔'' (النساء: ۱۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ